بیسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل مورخہ 5 اکتوبر 2010

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

ڈی او(آر)/ڈی ڈی او(آر) کے اختیارات اور رجسٹری کے مراحل کی تفصیل

192: جناب شاہان ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا ڈی او آر، سب رجسٹرار DDO(R) کی موجودگی میں اور بغیر کسی عذر کے رجسٹریاں کرنے کا مجاز ہے ؟

(ب) قواعد کے مطابق اس بارے مکمل معلومات فراہم کی جائیں ؟

(ج) رجسٹری انتقال کن مراحل سے گزر کر پایئہ تکمیل کو پہنچتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈی۔او۔آر بطور ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے فرائض انجام دیتا ہے اور ماتحت سب رجسٹرار صاحبان کے کام کی نگرانی اور ضروری احکام جاری کرنے کا مجاز ہے۔

2۔ زیر دفعہ۔30 رجسٹریشن ایکٹ ڈسٹرکٹ رجسٹرار بغیر کوئی وجہ بتائے اپنے ضلع کے کسی بھی سب رجسٹرار کے دائرہ اختیار میں جو دستاویزات آتی ہوں، انکی رجسٹری کرنے کا مجاز ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر جز الف میں بیان کیا جا چکا ہے۔

(ج) بوقت رجسٹری سب رجسٹرار انتقال فیس موقع پر وصول کر لیتا ہے اور دستاویز کی ایک نقل متعلقہ ریونیو آفیسر کو برائے انتقال اندراج کے لئے بھیج دیتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جنوری 2010)

مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر اراضی کی رجسٹریوں کی روک تھام

193: جناب شاہان ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جائیداد/زمین کی مارکیٹ ریٹ سے انتہائی کم قیمت کو ظاہر کر کے رجسٹریاں کی جاتی ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسا کرنے سے سرکاری خزانے کو شدید نقصان پہنچایا جا رہا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں ملوث سرکاری اہلکاران/افسران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اگر ہاں تو کیسے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

(د) حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل ایوان میں پیش کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جائیداد/زمین کی مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت ظاہر کر کے رجسٹریوں کے سدباب کیلئے ضلعی کلکٹر صاحبان کو زیر دفعہ A۔27 اسٹام ایکٹ اختیارات دیئے ہیں کہ وہ اپنے ضلع کے تمام اربن علاقوں کی ویلیوایشن مرتب کریں لہذا رجسٹریوں پر بحساب مالیت ویلیوایشن ٹیبل جاری کردہ ضلع کلکٹر کے مطابق اسٹام ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ سرکاری خزانے کو نقصان سے بچانے کے لئے ضلعی کلکٹر صاحبان کو زیر دفعہ A۔27 اسٹام ایکٹ 1899ء یہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں کہ وہ جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے بذریعہ ویلیوایشن ٹیبل مارکیٹ ویلیو مقرر کریں۔

(ج) اگر کوئی سرکاری اہلکار / افسر مقرر کردہ ویلیوایشن ٹیبل سے کم قیمت پر رجسٹری کرنے میں ملوث ہو تو انکے خلاف تادیبی کارروائی کی جاتی ہے اور انکے خلاف پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی معاملہ اٹھایا جاتا ہے۔

(د) ہر سال جائیداد کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی کلکٹر صاحبان اسی حساب سے نئے سرے سے ویلیوایشن ٹیبل میں جائیداد کی قیمت ترتیب دیتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جنوری 2010)

ضلع فیصل آباد، پٹواری، قانونگو و نائب تحصیلدار کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

197: میجر (ر) عبدالرحمان رانا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں پٹواریوں کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ان اسامیوں میں سے کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) قانونگو اور نائب تحصیلدار کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(د) اس محکمہ میں آخری محکمانہ ترقی کی میٹنگ کب ہوئی تھی، قانون کے مطابق یہ میٹنگ کتنے کتنے وقفہ سے ہونی چاہئے؟

(ہ) کیا مجاز اتھارٹی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے مستقبل قریب میں محکمانہ ترقی کے لئے میٹنگ کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع فیصل آباد میں پٹواریوں کی کل اسامیاں 314 ہیں۔

(ب) اسامیوں کے خالی ہونے کا تناسب پٹواریوں کی ریٹائرمنٹ / برخاستگی / دوران سروس وفات یا انکی بطرف قانونگو ترقی سے سال بہ سال تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ تاہم اس وقت ضلع ہذا میں 29 اسامیاں خالی ہیں جو تقرری کی منتظر ہیں۔

(ج) قانونگو کی کل تعداد 43 ہے۔ مگر اس وقت 24 قانونگو کام کر رہے ہیں۔ باقی 15 اسامیاں پٹواریوں سے بذریعہ ترقی کئے جانے کی منتظر ہیں جو کہ بذریعہ سفارش (محکمانہ ترقی کی خاطر بنائی گئی) کمیٹی کے اجلاس میں پر کی جاتی ہیں۔ جہاں تک نائب تحصیلدار کی اسامیوں کا تعلق ہے تو وہ فیصل آباد ضلع میں کل 28 ہیں جن میں سے بی کلاس 9 اسامیاں خالی ہیں جو کہ بذریعہ محکمانہ ترقی پر کی جاتی ہیں اور ترقی کے لیے قانونگو کے سنیارٹی کم فٹنس کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ نائب تحصیلدار کی خالی اسامیوں پر ترقی کے لیے مورخہ 2010-01-15 کو میٹنگ برائے ترقی قانونگو مقرر کی گئی۔ مگر ریونیو ایڈمنسٹریشن سروس رولز میں ترمیم کی وجہ سے اس عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی کیونکہ اب ترقی کے امیدواران کا کمپیوٹر جاننا ضروری ہے۔ کمپیوٹر کی بابت سوال پر کرنے پر کوئی امیدوار اس معیار پر پورا نہ اترا اور امیدواران کو اگلی میٹنگ تک کمپیوٹر سیکھنے کا موقع دیا گیا ہے۔

(د) اس محکمہ میں آخری ترقی کی میٹنگ مورخہ 2010-01-15 کو ہوئی تھی۔ ترقی کے لئے میٹنگ کا کوئی وقفہ مقرر نہ ہے۔ جب اسامیوں کی تعداد اس قدر ہو کہ پر کرنا ضروری ہو تو میٹنگ منعقد کر لی جاتی ہے اور تقرریاں کر دی جاتی ہیں۔

(ہ) مجاز اتھارٹی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا مستقبل قریب میں ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 مارچ 2010)

لاہور | مقصود احمد ملک

3 اکتوبر 2010 | سیکرٹری

بیسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 5 اکتوبر 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

ساڑھے بارہ ایکڑ زمین الاٹ کرنے کا مسئلہ

*1103: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2002 سے 2007 تک محکمہ کالونیز کی اراضی ساڑھے 12 ایکڑ کے حساب سے مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کالونیز کی اراضی اب بھی تقسیم کی جارہی ہے؟

(ج) اگر درج بالا سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کس Criteria اور Policy کے تحت محکمہ کالونیز کی زمینیں ساڑھے 12 ایکڑ کے حساب سے تقسیم کی گئی ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حکومت پنجاب نے یکم ستمبر 2003 کو کالونی اضلاع میں وزیر اعلیٰ سکیم برائے بے زمین شروع کی جس میں بے زمین مزارعان یا 4۔ ایکڑ سے کم کے مالکان کو 12/1/2 ایکڑ الاٹ کی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے اراضی کی الاٹمنٹ کیلئے درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 2004-5-10 دی تھی اور اس تاریخ کے بعد درخواستوں کی وصولی نہیں کی گئی۔

(ج) یکم ستمبر 2003 کی پالیسی کے تحت الاٹمنٹ کی گئی ہے اور اس سکیم کا نام "Land for Landless Tenants" ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2008)

ضلع قصور میں سرکاری اراضی کی تفصیلات

*2457: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع قصور میں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی کتنی ہے؟

(ب) ضلع قصور میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع قصور میں سرکاری اراضی کتنے لوگوں کو لیز پر دی گئی؟

(د) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع قصور میں سرکاری اراضی کتنے لوگوں کو الاٹ کی گئی؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) قصور کی رپورٹ کے مطابق ضلع قصور میں حکومت پنجاب کی کل ملکیت اراضی 60342 کنال 15 مرلے ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں سرکاری اراضی کی موضع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ سال 2003 سے پٹہ داری پر پابندی ہے اس لیے کسی شخص کو بھی ضلع قصور میں سرکاری اراضی لیز پر نہ دی گئی ہے۔

(د) ضلع قصور میں پچھلے پانچ سالوں میں تین فوجی افسران کو موضع رکھ بت تحصیل کوٹ رادھا کشن میں سرکاری رقبہ الاٹ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)

ضلع سرگودھا-ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے انتظامات کی تفصیلات

*2458: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کسی بھی ناگہانی آفت سے نمٹنے کے لئے حکومت کے پاس کیا انتظامات ہیں؟

(ب) متذکرہ ضلع میں قدرتی آفات یا حادثاتی طور پر رونما ہونے والے واقعات کے لئے 08-2007 میں رکھی گئی رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) متذکرہ ضلع میں کن کن لوگوں کی اس مد میں امداد کی گئی، انکے نام و پتہ جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا کی رپورٹ کے مطابق ضلع سرگودھا میں کسی بھی ناگہانی آفت سے نمٹنے کے لئے سول ڈیفنس کے 200 رضاکار ہمہ تن تیار رہتے ہیں علاوہ ازیں خیمے، لائف جیکٹس، سرچ لائٹس اور اس کے علاوہ ناگہانی آفت سے نمٹنے کے لئے مناسب سازو سامان موجود ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ایمرجنسی سروس کے تحت ریسکیو 1122 کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) ضلع سرگودھامیں 08-2007 میں کوئی قدرتی آفت یا حادثاتی واقعہ نہیں ہوا۔تاہم چک نمبر 108 / ایس بی میں کچا مکان گرنے سے دولت بی بی نامی عورت فوت ہوئی تھی جس کے لواحقین کو امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

(ج) ضلع سرگودھامیں 08-2007 میں فقیر حسین ولد دوست محمد ساکن چک نمبر 108 /ایس بی کی والدہ مسماۃ دولت بی بی کچا مکان گرنے سے ہلاک ہوئی اس کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 7 مارچ 2009)

صوبہ میں 6700 کنال اراضی 47 سویلین افسروں کو الاٹ کرنے کی تفصیلات

*2551: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مصدقہ ذرائع کے مطابق صوبہ میں 6700 کنال اراضی 47 سویلین افسروں کو الاٹ کی گئی، جب کہ یہ اراضی شہیدوں کے اہل خانہ اور جنگوں میں شریک رہے فوجیوں کے لئے مختص تھی؟

(ب) یہ اراضی کس کس ضلع میں کتنی کتنی تھی؟

(ج) یہ اراضی جن سویلین ملازمین کو الاٹ کی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ، جگہ تعیناتی، ڈومی سائل، پتہ جات اور ان کو یہ اراضی کن خدمات کے صلہ میں الاٹ کی گئی؟

(د) کیا حکومت ان سویلین ملازمین کو الاٹ کردہ اراضی کینسل کر کے غریب اور مستحق کسانوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے پاک فوج کو رقبہ سرکار تعدادی 51868 ایکڑ برائے الاٹمنٹ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت منتقل کیا تھا۔آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت الاٹمنٹ کا اختیار پاک فوج کو ہے، پاک آرمی نے 47 افسران کو جس میں زیادہ تر کسی نہ کسی طور پر سکیم کے عملدرآمد میں معاون رہے ان کو بھی یہ اراضی الاٹ کی ہے۔

(ب) 6700 کنال اراضی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:-

پاکپتن شریف	65 k – 11M
خانیوال	2300K– 00M

ساہیوال	34k- 09M
رحیم یار خان	300K – 00M
مظفر گڑھ	1100K- 00M
بہاول نگر	1500 K- 00M
بہاول پور	1400K–00M
کل	6700 K–00M

(ج) بمطابق پالیسی الاٹمنٹ کا مکمل اختیار پاک فوج کو ہے، بورڈ آف ریونیو پنجاب صرف اس الاٹمنٹ کا عملدر آمد کرتا ہے، تاہم متعلقہ اضلاع سے حاصل شدہ معلومات کے مطابق 47 افسران / اہلکاران کو الاٹمنٹ کی گئی ہیں، تفصیلات (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ چٹھی مورخہ 22-3-2010 الاٹمنٹ ہائے منسوخ کر دی ہیں۔ (جھنڈی "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، اب یہ زمین دوبارہ آرمی شیڈول میں موجود رہے گی، جس کی الاٹمنٹ مطابق پالیسی آرمی ویلفیئر سکیم ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2009)

این آر او کے تحت محکمہ کے آفیسران و اہلکاران کی سزائیں ختم کرنے کی تفصیلات

*3279: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بد عنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے افسران و اہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ افسران و اہلکاران کے نام اور ان پر لگنے والے الزامات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبہ پنجاب میں بد عنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے کسی بھی تحصیلدار کی سزا این آر او کے تحت ختم نہ کی گئی ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جولائی 2009)

ساڑھے 12 ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات کی معافی

*3331: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور کو سال 2008 میں سیلاب کی وجہ سے آفت زدہ قرار دے کر ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس اور آبیانہ معاف کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساڑھے 12 ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات کو معاف کرنے کے کیس صوبائی حکومت کے زیر غور تھے کیا وہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) لینڈ ایڈ منسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50% یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔ آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔ زرعی انکم ٹیکس

2۔ آبیانہ

3۔ ترقیاتی محاصل

4۔ لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کیلئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

یہ درست ہے کہ سال 2008 میں سیلاب کی وجہ سے ضلع راجن پور کے 139 مواضعات جو کہ بری طرح متاثر ہوئے تھے اور فصلوں کو 50% سے زیادہ نقصان ہوا ان کو بذریعہ نوٹیفکیشن CR-III/266/2008-486 آفت زدہ قرار دے دیا گیا تھا اور ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ کلی طور پر معاف کر دیئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ساڑھے 12 ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات مبلغ -/65,91,52,451 روپے جو کہ علاقہ کے کسانوں نے فصل خریف 2008 کیلئے مختلف بینکوں سے لئے تھے کی معافی کیلئے محکمہ خزانہ پنجاب کے زیر غور تھی اور ان قرضہ جات کی معافی کیلئے محکمہ خزانہ پنجاب نے فنانس ڈویژن اسلام آباد سے یہ معاملہ اٹھایا تھا لیکن فنانس ڈویژن اسلام آباد کی ایڈوائس کے مطابق حکومت پنجاب ان قرضہ جات کی معافی کے لیے وزیر اعظم پاکستان سے رابطہ کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اگست 2009)

قصبہ مبارک پور، بہاول پور کو سب تحصیل کا درجہ دینے کا مسئلہ

*3432: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت پی پی 269 بہاول پور کے سب سے بڑے قصبہ مبارک پور کو عوامی مفاد کے تحت سب تحصیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

قصبہ مبارک پور کو سب تحصیل کا درجہ دینے کی کوئی بھی تجویز محکمہ مال، حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

مزید یہ کہ نئے بلدیاتی نظام حکومت کے تحت سب تحصیل کا کوئی تصور نہ ہے۔ کیونکہ سب تحصیل بنانے کے لئے ایک عدد ریزیڈنٹ مجسٹریٹ کی تعیناتی کی جاتی تھی۔ اس موجودہ حکومتی نظام کے تحت یہ عہدہ (POST) موجود نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2010)

سال 09-2008، ریونیو کی مقررہ ہدف سے کم وصولیوں کی تفصیلات

*3562: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال کے پہلے دس ماہ میں مقررہ ہدف میں سے صرف 46.23 فیصد ریونیو (receipt recovery) کی وصولی ہو سکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وصولی کا ہدف Revenue Receipts کی مد میں مجموعی طور پر 50 ارب 5 کروڑ 70 لاکھ 53 ہزار روپے مقرر کیا گیا تھا جب کہ یکم جولائی تا 30 اپریل 2009 صرف 25 ارب 92 کروڑ 2 لاکھ 98 ہزار کی وصولی ہوئی؟

(ج) ریونیو وصولیوں کا مقررہ ہدف حاصل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست نہ ہے کہ رواں مالی سال کے پہلے دس ماہ میں وصولی 46.23% رہی ہے بلکہ اس دوران میں 80 فیصد وصولی کی گئی جس کی تفصیل فلیگ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ فنانس نے بورڈ آف ریونیو کو مالی سال 09-2008 میں 50 ارب 5 کروڑ 70 لاکھ 53 ہزار کا ہدف برائے وصولی دیا بلکہ مالی سال 09-2008 میں بورڈ آف ریونیو کو 20 ارب 99 کروڑ 2 لاکھ روپے کا ہدف دیا گیا تھا مگر بعد میں Revised Budget کا ہدف 15 ارب 7 کروڑ 4 لاکھ روپے کیا گیا ماہ جون 2009 تک بورڈ آف ریونیو نے 16 ارب 9 لاکھ روپے وصول کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے جو کہ مقرر شدہ ہدف کا 106% بنتا ہے جس کی تفصیل فلیگ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے صوبے کے تمام کمشنر صاحبان، DCO صاحبان اور دیگر افسران کو وصولی 100% کرنے کے لئے بار بار یاد دہانی کروائی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اکتوبر 2009)

ضلع وہاڑی میں محکمہ کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4332: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مال ضلع وہاڑی میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بیان کریں؟

(ج) کتنے ملازمین انڈر Suspension ہیں؟

(د) کیا حکومت جن کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں ان کو Suspend کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ملازمین کی کل تعداد 560 ہے۔

(ب) کل 8 ملازمین کے خلاف انکوائری زیر سماعت ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔الطاف حسین نائب تحصیلدار (BS-14) میلسی

نائب تحصیلدار کا تبادلہ مورخہ 03۔03۔25 کو وہاڑی سے ملتان ہوا جو بورڈ آف ریونیو نے مورخہ 03۔04۔10 کو منسوخ کر دیا۔نائب تحصیلدار نے حکم منسوخی تبادلہ مورخہ 03۔04۔10 کی تعمیل نہ کی۔

2۔لیاقت علی جونیئر کلرک / بہبود فنڈ کلرک نے مسماۃ کشور سلطانہ کا برائے حصول گرانٹ کفن دفن کا کیس تاخیر سے میٹنگ میں پیش کیا۔

3۔مبارک علی پٹواری (BS-7) حلقہ WB/211 میلسی۔بوجہ غلط اندراج انتقال۔

4۔محمد امین پٹواری (BS-7) حلقہ موضع پناں تحصیل میلسی۔بوجہ غلط اندراج انتقال۔

5۔(i) مارک ٹیلی خاکروب (BS-2)

(ii) الماس مسیح خاکروب (BS-2)

(iii) شہزادا نجم خاکروب (BS-2)

مذکورہ اہلکاران صبح صفائی کے بعد گھر چلے جاتے ہیں دوبارہ واپس نہ آتے ہیں اور کار سرکار میں بھی دلچسپی نہ لیتے ہیں۔

(ج) محمد انور سابقہ پٹواری حلقہ EB/439 بورے والا جو کہ ملازمت سے برخاست کیا گیا تھا اس کی اپیل جناب سینئر ممبر BOR کے پاس زیر سماعت ہے۔پٹواری مذکور عدالت عالیہ ملتان کے حکم کے مطابق تا فیصلہ اپیل زیر سماعت سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو Suspend رہے گا۔

(د) جن ملازمین کے خلاف انکوائری جاری ہے ان کو Suspend کیا جانا ضروری نہ ہے۔ تاہم وہ بعد انکوائری قصوروار پائے جاتے ہیں تو ان کو Suspend کر کے مزید انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2009)

ضلع وہاڑی میں سرکاری اراضی کی تفصیلات

*4333: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں سرکاری اراضی کس کس موضع اور چک میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/ ٹھیکہ/ پٹہ پر کس کس شخص کو سالانہ کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(ج) اس اراضی سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کس کس شخص نے قبضہ کر رکھا ہے، ناجائز قابضین سے قبضہ کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 30 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تفصیل بر "Annex –A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بورڈ آف ریونیو کی ہدایات نمبری CLI-117/2010-222، 223-CLI-118/210 اور CLI-119/2010-224 مورخہ 13-01-2010 کی تعمیل میں سابقہ پٹہ داران سے 15% سالانہ اضافہ کے ساتھ الاٹیان کا پٹہ جات تجدید ہوئے اور جو رقبہ نئی نیلامی میں پٹہ داران نے حاصل کیا، اس کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل آمدنی مبلغ -/3,64,57,575 روپے سالانہ ہو گی۔

(د) زیر ناجائز قبضہ اراضی کی نیلامی عارضی کاشت مطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو کر دی گئی ہے۔ لہذا اب کوئی ناجائز کاشت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2009)

کپاس کی فصل پر وائرس حملہ کی تفصیلات

***4392: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ امسال کپاس کی فصل وائرس کے حملہ کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وائرس کی وجہ سے وہاڑی، ساہیوال، خانیوال، بہاول پور اور دیگر کاٹن ایریا میں کھڑی فصلوں پر مجبوراً کسانوں نے ہل چلا دیئے؟

(ج) کیا حکومت کاٹن ایریا کا سروے کرنے اور متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) محکمہ زراعت کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ اس سال کاٹن ایریا میں وائرس کا حملہ ہوا اور فصل خراب ہوئی جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:-

i. کپاس مکھی کی اگیتی کاشت کی وجہ سے وائرس کے Vector یعنی سفید مکھی کے حملے میں شدت

ii. سفید مکھی کو وقت سے پہلے اپنا بہترین ہوسٹ یعنی کپاس مل گئی جس کی وجہ سے اس کی بڑھوتری میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

iii. وائرس Susceptible ورائٹی BT-121 کی وسیع پیمانے پر کاشت پیداواری ٹیکنالوجی سے عدم واقفیت۔

iv. گزشتہ سالوں میں ملی بگ کے شدید حملے کی وجہ سے سفید مکھی کو کنٹرول کرنے والی زرعی زہروں یعنی امیڈا کلوپرڈ اور اسیٹامیپرڈ کے خلاف سفید مکھی کو قوت مدافعت میں اضافہ۔

v. کپاس پر زیادہ نائٹروجن کھاد ڈالنے کی وجہ سے وائرس کے DNA کی بھی ڈوپلیکیشن زیادہ ہوئی۔

vi. اس سال درجہ حرارت سابقہ سال کے مقابلے میں زیادہ رہا جب کہ مجموعی طور پر پانی کی کمی رہی جس کی وجہ سے فصل وائرس کا صحیح طور پر مقابلہ نہ کر سکی۔

(ب) اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر زوہاڑی، ساہیوال، خانیوال، بہاول پور کو متاثرہ علاقہ جات کا سروے کرنے کی ہدایات دی گئیں جس پر ان علاقہ جات کا سروے کیا گیا سروے رپورٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

<u>وہاڑی:</u> عملہ فیلڈ کی سروے رپورٹ کے مطابق اس علاقہ میں کوئی خرابہ نہ ہے۔

<u>ساہیوال:</u>- سروے رپورٹ کے مطابق اس علاقہ میں فصل پر اتنا نقصان نہیں ہوا کہ ضلع کے کسی موضع کو آفت زدہ قرار دیا جا سکے۔

<u>خانیوال:</u>- سروے کے مطابق ضلع خانیوال میں کپاس کی فصل وائرس سے تقریباً 35 تا 40 فیصد متاثر ہوئی ہے۔

<u>بہاول پور:</u> ضلع بہاولپور کے کچھ علاقہ جات میں فصل کپاس وائرس کی وجہ سے متاثر ہوئی ہے۔ اس ضلع میں پہلے سے ہی سروے کیا جا چکا ہے اور بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 535-

CR-III/409/2009 مورخہ 31-12-2009 مندرجہ ذیل موضع جات کو جہاں 50% یا اس سے زیادہ نقصان ہوا آفت زدہ قرار دیا جا چکا ہے۔

i-نور پور ii-عاقل پور، iii-قطب پور، iv-جمال پور، v-محمد پور، vi-لڈن

(ج) لینڈ ایڈمنسٹریشن مینول کے مطابق اگر کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں کسی قدرتی آفت (مثلاً سیلاب، قحط، ٹڈی دل، ژالہ باری، آگ، وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی بیماری یا ایسی کوئی آفت یعنی زلزلہ وغیرہ جو کہ صوبہ کے وسیع حصہ کو نقصان پہنچائے) کی وجہ سے فصلوں کو 50% یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔ آفت زدہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں:-

(i) زرعی انکم ٹیکس، (ii) آبیانہ، (iii) ترقیاتی محاصل، (iv) لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

چونکہ ضلع بہاول پور کے کچھ موضع جات کے علاوہ کسی اور ضلع میں 50% سے زیادہ نقصان نہیں ہوا اس لئے مندرجہ بالا ریلیف فراہم نہیں کیا جا سکتا۔

بہر حال آفت زدہ قرار دیئے گئے موضع جات کا زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیا گیا ہے اور بینکوں سے کہا گیا ہے کہ ان علاقوں کے زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)

ضلع منڈی بہاؤالدین، الاٹیز کو گھر خالی کرنے کے نوٹسز و دیگر تفصیلات

*4442: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے جناح آبادی سکیم 1986 کے تحت ہیڈ فقیریاں ضلع منڈی بہاؤالدین نہر پر تقریباً 350 بے گھر افراد کو پلاٹ برائے مکانات لیٹر نمبر H II/1958/88/2270 بورڈ آف ریونیو پنجاب مورخہ 17 ستمبر 1988 الاٹ ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ الاٹمنٹ کی اسناد اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف کی جانب سے دی گئی تھیں جس پر پختہ تعمیرات بصورت مکانات تعمیر ہو چکی ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے الاٹیز میں سے 40افراد کو ناجائز قابضین کے حوالے سے نوٹس موصول ہوا ہے۔زیر دفعہ 32، 34 کالونیز ایکٹ بابت لینڈ ایکٹ 1912 کے تحت 7یوم کے اندر اندر تعمیر شدہ گھر خالی کرنے کا کہا گیا ہے ؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جاری کئے گئے نوٹسز کو واپس لینے کو تیار ہے تو کب تک ، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 15 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کیونکہ ان کو رقبہ زائد از الاٹمنٹ گرانے کا کہا گیا ہے۔

(د) اگر زائد از الاٹمنٹ رقبہ خالی کر دیں تو نوٹس واپس لینے میں کوئی اعتراض نہ ہے۔

(نوٹ) ایکسین محکمہ نہر لوئر جہلم کی طرف سے ناجائز قابضین کی لسٹ موصول ہوئی تھی جن کو 34/32 کالونیز ایکٹ 1912 کے تحت نوٹس جاری کیے گئے تھے قابضین کو سماعت کرنے کے بعد طے پایا تھا کہ نشاندہی کرواکر زائد الاٹمنٹ رقبہ خود خالی کر دیں ورنہ گرا دیا جائے گا ابھی نشاندہی کی کارروائی جاری تھی کہ عدالت عالیہ لاہور کی طرف سے حکم امتناعی موصول ہوا جس پر کارروائی روک دی گئی اگر الاٹیاں حسب نشاندہی کرواکر زائد از الاٹمنٹ رقبہ خالی کر دیں تو نوٹس واپس لیے جا سکتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)</u>

<u>تحصیل کھاریاں میں پٹواریوں اور گرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*4477: چودھری عرفان الدین: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل کھاریاں میں محکمہ مال (سیٹلمنٹ) میں کل کتنے پٹواری اور گرداور ہیں اور کب سے تعینات ہیں ہر ایک کا عرصہ تعیناتی الگ الگ بتایا جائے ؟

(ب) تحصیل کھاریاں میں تعینات پٹواری اور گرداوروں کی کل سروس کتنی کتنی ہے ؟

(ج) تحصیل کھاریاں میں کل کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں اور ہر سرکل میں کتنے کتنے پٹواری اور گرداور تعینات کئے جاتے ہیں ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق ایک حلقہ میں پٹواری کی تعیناتی تین سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو عرصہ تین سال سے زائد تعینات پٹواریوں کو قانون کے مطابق تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل کھاریاں میں کل 15 گرداور اور 95 پٹواریان تعینات ہیں فہرست تعیناتی جھنڈی "الف" اور "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل کھاریاں میں تعینات پٹواریان اور گرداوران کی کل سروس کی تفصیل جھنڈی "ج" اور "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل میں کل 104 پٹوار سرکل اور 12 قانونگو سرکل ہیں۔ ہر قانونگو سرکل میں ایک گرداور تعینات کیا جاتا ہے جبکہ قانونگو سرکل میں واقع پٹوار سرکل کے مطابق تقریباً 9 / 8 یا زائد پٹواری تعینات کئے جاتے ہیں۔

(د) ٹرانسفر پالیسی 1981ء کے مطابق ہر ایک ملازم کا عرصہ تعیناتی ایک جگہ تین سال مقرر ہے جبکہ گورنمنٹ آف پنجاب سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی مورخہ 18 جنوری 2005ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے مطابق ایک ملازم کا ایک جگہ عرصہ تعیناتی ایک سال کر دیا گیا ہے بہر حال مفاد عامہ اور انتظامی امور کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے ایک ملازم کو مطلوبہ عرصہ سے پہلے بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے تبادلہ جات پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جو نہی پابندی ختم ہو گی۔ تمام پٹواریان تعیناتی زائد عرصہ تبدیلی کیلئے متعلقہ ڈی۔ ڈی۔ او۔ آر (انچارج تحصیل) کی رائے کے بعد مفاد عامہ اور بکار سرکار کو مد نظر رکھتے ہوئے حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2010)

ضلع گجرات میں 2002 کے بعد بھرتی ہونے والے پٹواریوں کی تفصیلات

*4478: چودھری عرفان الدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں 2002 کے بعد پٹواری بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ پٹواری کی تعیناتی کے لئے ضروری ہے کہ وہ متعلقہ ضلع کا رہائشی ہو؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات میں دوسرے اضلاع سے بھی پٹواری تعینات کئے گئے ہیں جو کہ جعلی یا ضلع گجرات کاڈومی سائل حاصل کرکے بھرتی ہوئے ہیں؟

(د) 2002 کے بعد ضلع گجرات میں کل کتنے پٹواری بھرتی ہوئے، گجرات کے علاوہ دوسرے اضلاع سے جعلی یا گجرات کاڈومی سائل حاصل کرکے کتنے لوگوں کو بھرتی کیاگیاتعداد بتائی جائے نیز جعل سازی سے یادونمبر ڈومی سائل سے بھرتی ہونے والے افراد کے خلاف آج تک کیاکارروائی کی گئی،اگر نہیں کی گئی تواس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 20اکتوبر2009تاریخ ترسیل 21نومبر2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) جی ہاں

(ب) مطابق پنجاب محکمہ مال(ریونیوانتظامی اسامی ہائے) رولز1990ءاوردستورالعمل کاغذات زمین کے پیرہ3.12کے تحت پٹواری اسامی تحصیل کیڈر کی ہے۔

(ج) اس بارے میں وضاحت ہے کہ تمام پٹواریان ریکروٹمنٹ پالیسی 2004ءکے تحت بھرتی کئے گئے تھے جن کے ڈومیسائل جعلی ثابت ہوئےان کوملازمت سے برخاست کردیاگیا ہے۔

(د) 2002 کے بعد ضلع گجرات میں کل 137پٹواریان بھرتی ہوئے تھے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	تحصیل گجرات	تحصیل کھاریاں	تحصیل سرائے عالمگیر	میزان
2003	08	02	01	11
	57بندوبست ضلع گجرات			57
2005	14	10	01	25
2007	25	17	02	44

ریکروٹمنٹ پالیسی 2004ء کے تحت بھرتی شدہ پٹواریان سے جن کے ڈومیسائل جعلی ثابت ہوئے ان چار پٹواریان کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

صوبہ میں سرکاری اراضی کو لیز/ ٹھیکہ پر دینے کی تفصیلات

*4552: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں واقع تمام سرکاری اراضی کی لیز/ ٹھیکہ /پٹہ جات 2003 میں کینسل کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد سے آج تک سرکاری رقبہ جات کو پٹہ /لیز/ ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے حکومت کو سالانہ اربوں کا نقصان ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت سرکاری رقبہ جات کو پٹہ /لیز/ ٹھیکہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 3 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) درست ہے کہ حکومت نے 2003 میں تمام لیز/ پٹہ جات کی توسیع اور الاٹمنٹ پر پابندی عائد کر دی تھی۔

(ب) یہ درست ہے تاہم نئی پالیسی مورخہ 13-01-2010 کو جاری کر دی گئی ہے جس کے تحت عارضی کاشت پر زرعی زمین لیز پر دی جائیگی۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس پابندی کی وجہ سے نقصان ہو رہا تھا لیکن نئی پالیسی کے مطابق ان پٹہ جات کی توسیع کی جائیگی اور بقایاجات وصول کئے جائیں گے۔

(د) جواب جز "ب" میں دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جون 2010)

لاہور-ڈی ایچ اے میں سرکاری اراضی شامل کرنے کی تفصیلات

*4553: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ اے لاہور کی حدود میں آج تک کس کس موضع کا رقبہ شامل کیا گیا ہے، ان کے نام اور رقبہ جات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ڈی ایچ اے کی حدود میں آنے والے ان مواضعات کا پرائیویٹ رقبہ کے علاوہ سرکاری رقبہ جات شاملات دیہہ، سڑکوں اور کھالہ جات کے لئے مختص رقبہ جات کو بھی ڈی ایچ اے نے ہاؤسنگ سکیموں میں زبردستی شامل کر لیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رقبہ جات سے ڈی ایچ اے کو اربوں روپے حاصل ہوئے ہیں جب کہ حکومت پنجاب کو جو کہ اصل مالک ہے کو ایک پیسہ بھی ڈی ایچ اے نے جمع نہ کروایا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سلسلہ میں انکوائری کمیٹی بنانے اور ڈی ایچ اے سے اربوں روپے اس مد میں حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 3 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)

جھگیاں الفلا	659K-12M-214sqft
گوہاوا	2820K-12M
چوہنگ خورد	2214K-19
کیر خورد	290K-03M
چرڑ	21742K-00
امر سدھو	2865K-
سہجپال	2215K-10M
اراضی سہجپال	6310K-09M
ملک پور	2987K-16M
شیوپورہ کلاں	842K-05M
گوبند پورہ	3715K-16M
بھنگالی	8265K-11M

جلال آباد	5984K-11M
چک دھیرہ	4760K-06M
ہیرا سنگھ والا	2447K-04M
لہنا سنگھ والا	3170K-03M
چک بھڑت	1481K-04M
حسن آباد	796K-0
فتح جنگ سنگھ والا	6889K-17
کماہاں	1806K-04M
بخشیش پورہ	3039K-19M
لیل	1089K-08M
دولو خورد	631K-04M
بلہڑ	3401K-12M
دیو خورد کلاں	9860K-04M
کوٹ ودھاوا سنگھ	1222K-14M
جٹھول	620K-03M
کرباٹھ	5315K-18M
سنگت پورہ	4224K-0
ہرپالکے	3995K-16M
روڑانوالہ	2768K-16M
پٹھان والا	1401K-15M
نتھا سنگھ والا	1700K-00
سوتا سنگھ والا	1158K-
ڈیرہ چاہل	5612k-10M
ٹھیٹھر	3235k-

(ب) یہ درست ہے کہ دوسری ہاؤسنگ کالونیوں کی طرح ڈی ایچ اے کی حدود میں بھی کھالہ جات، راستہ جات اور شاملات دیہہ کا رقبہ آ چکا ہے۔

(ج) حکومت نے تمام ضلعی آفیسران (ریونیو) کوہدایات جاری کی ہیں کہ تمام ہاؤسنگ کالونیوں میں آنے والے رقبہ کا تعین کریں اوران کی قیمت کا تعین کر کے ہاؤسنگ سوسائٹیوں سے رقم وصول کریں۔ (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) جیساکہ جزو(ج) میں واضح کیا گیا ہے کہ حکومت تمام سوسائٹیوں سے کھالا جات وغیرہ کے رقبہ کی قیمت وصول کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

سال 2009، سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*4684: محترمہ نسیم لودھی: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب حکومت نے سال 2009 کے دوران کتنی سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کرائی؟

(ب) پنجاب حکومت نے سال 2009 کے دوران لاہور شہر میں کن کن علاقوں میں قبضہ گروپ سے سرکاری زمین واگزار کرائی؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ پنجاب میں 26495 ایکڑ سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کروائی، ضلع وار تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت محکمہ مال نے شہر لاہور میں 1497 کنال 3 مرلے سرکاری زمین واگزار کروائی، تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)

تحصیل بھلوال، سرکاری اراضی کی تفصیلات

*4719: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل بھلوال میں محکمہ مال کی اراضی کس کس موضع چک اور شہر میں ہے تفصیل موضع وائز بتائیں؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے نیز اراضی کتنے عرصہ کیلئے دی گئی ہے اوراس سے حکومت کو کتنی آمدن سالانہ ہوئی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت، پتہ جات اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان لوگوں سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 31اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل بھلوال میں سرکاری اراضی 6954 کنال 17 مرلے ہے موضع وائز تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عارضی کاشت سکیموں میں 1244 کنال 13 مرلے زمین الاٹ ہوئی تھی جن کی سال 2010ء تک توسیع کر دی گئی ہے اور سابقہ بقایاجات کی مد میں مبلغ 4739906 روپے جمع کروا دیئے گئے ہیں اور اس طرح سابقہ الاٹمنٹ کے 24 کیسز فائنل کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) تحصیل بھلوال میں 5062 کنال 14 مرلے سرکاری اراضی پر مختلف لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے نام اور ولدیت کی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نئی سکیم مجریہ 13 جنوری 2010 کے تحت ناجائز قابضین کو بولی میں حصہ لینے کی اجازت ہے۔اس طرح وہ پچھلی رقم ادا کر کے پٹہ دار بن سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2010)

جی سی یونیورسٹی لاہور کی اراضی کو واگزار کروانے کا مسئلہ

*4805: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 50 ایکڑ رقبہ جی سی یونیورسٹی لاہور کے لئے راجہ صاحب کی ملکیتی اراضی جو کہ ہر بنس پورہ لاہور میں واقع ہے، الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) اس وقت کتنی اراضی مذکورہ یونیورسٹی کے قبضہ میں ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر سکیمیں بن رہی ہیں اور یہ سکیمیں کس کس نے ڈویلپ کی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس یونیورسٹی کے لئے مختص رقبہ پر محکمہ مال کے افسران کی ملی بھگت سے بااثر افراد نے قبضہ کر لیا ہے اور اس پر ہاؤسنگ کالونی بنا کر فروخت کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس یونیورسٹی کے لئے مختص رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7نومبر 2009 تاریخ ترسیل 14دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ جی۔ سی یونیورسٹی لاہور کے نام 50 ایکڑ رقبہ موضع ہربنس پورہ میں واقع ہے جو بروئے انتقال نمبر 23524، 23525 تبدیل حقوق قبضہ خانہ ملکیت سنٹرل گورنمنٹ و خانہ کاشت ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ برائے لاہور کالج خواتین یونیورسٹی کے نام درج رجسٹر ہو کر مورخہ 2006-05-04 کو منظور ہوا۔

(ب) اس وقت یونیورسٹی کے قبضہ میں کوئی رقبہ نہ ہے۔ کیونکہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے انہیں متبادل رقبہ دے دیا ہے۔

(ج) 50 ایکڑ میں سے 6 ایکڑ پر لیاقت علی وغیرہ نے ہاؤسنگ سکیم بنائی ہوئی ہے جس کا کیس روحیل اصغر بنام سرکار چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے پاس زیر سماعت ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ مال کے افسران کی ملی بھگت سے بااثر افراد نے قبضہ کر لیا ہے۔ رقبہ مذکورہ 50 ایکڑ میں سے 25 ایکڑ پر پرانی آبادی ڈیرہ حسن دین اور رانی پنڈ (رحمان پورہ) بنی ہوئی ہے اور یہی لوگ بذریعہ اشٹام رقبہ فروخت کرتے ہیں جس کا محکمہ مال کے ریکارڈ میں کوئی اندراج نہ ہوتا ہے۔

(ہ) ہاں حکومت رقبہ قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور رقبہ واگزار کروانے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں جو کوئی بھی اس رقبہ پر تعمیر کرتا ہے اس پر متعلقہ تھانہ میں FIR درج کروا دی جاتی ہے رقبہ مذکورہ کا مقدمہ عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ جناب جسٹس ثاقب نثار کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس کی رٹ پٹیشن نمبر R/06-363 و R/06-67 ہیں اور حکم امتناعی جاری شدہ ہے جس میں آئندہ تاریخ پیشی 2010-01-23 مقرر ہے بعد فیصلہ عدالت عالیہ کارروائی کی جائے گی اور ناجائز قابضین سے رقبہ مذکورہ بالا واگزار کروایا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 2 فروری 2010)

تحصیل میاں چنوں میں نمبر داروں کی تفصیلات

*4807: رانا بابر حسین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل میاں چنوں کے کس کس موضع / چک میں نمبر دار کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے نمبر داروں کے پاس نمبر داری سکیم کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ ہے اور کس کس نمبر دار کے پاس یہ رقبہ نہ ہے؟

(ج) جن نمبر داروں کے پاس یہ رقبہ ہے ان میں سے کس کے پاس عارضی ہے اور کس کے نام پر مستقل ہے یا اس کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت جن نمبر داروں کے پاس اس سکیم کا رقبہ نہ ہے ان کو رقبہ دینے اور جن کو حقوق ملکیت ابھی تک نہ ملے ہیں ان کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل میاں چنوں میں کل 174 چکوک / موضعات ہیں جن میں 306 نمبر داران کام کر رہے ہیں۔

(ب) کل 131 نمبر داران کو رقبہ مل چکا ہے اور 175 نمبر داران کو نمبر داری سکیم کے تحت رقبہ نہ ملا ہے۔

(ج) تحصیل میاں چنوں میں کل 8 نمبر داران کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں نمبر داری پالیسی مورخہ 2006-01-17 ہمراہ 2007-10-22 جاری کی ہیں جن کی رو سے ایسے تمام اہل نمبر داران جو اسی چک یا ملحقہ چک جہاں رقبہ سرکار موجود ہو استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جہاں تک نمبر داری سکیم میں آئندہ مالکانہ حقوق دینے کا سوال ہے تو متذکرہ بالا نوٹیفکیشن مورخہ 2006-01-17 نے پچھلے تمام نمبر داری نوٹیفکیشن ہائے کی جگہ لیتے ہوئے مالکانہ حقوق کے تصور کو ختم کر دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جنوری 2010)

تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پٹواریوں کے بغیر موضع جات و دیگر تفصیلات

*4892: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کتنے موضع جات میں کون کونسے پٹواری کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں اور کتنے موضع جات پٹواریوں کے بغیر چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قواعد وضوابط کے برعکس اکثر موضع جات کے پٹواری تین سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں، ایسا کس اتھارٹی کی اجازت سے ہو رہا ہے اور کیوں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا متعلقہ انتظامیہ جو پٹواری عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں ان کو فوری طور پر وہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) مذکورہ تحصیل میں پٹواریوں نے اپنی اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے، چھوٹے کسان و کاشت کاران کی بے قاعدگیوں سے بے حد تنگ ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کل پٹوار سرکل 145 ہیں جن میں سے 27 پٹوار سرکل بوجہ عدم بھرتی پٹواریاں خالی ہیں۔ تاہم ان کا اضافی کام بھی دیگر پٹواریوں کو عارضی طور پر سونپا گیا ہے۔ لسٹ پٹواریاں تحصیل دیپالپور بابت عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 52 پٹواریاں کی تعیناتی زائد از سہ سال ہے جن کا تبادلہ بھی زیر غور ہے مگر پٹواریاں کے تبادلہ جات پر بروئے چٹھی نمبری I-EF-2388/2009-NO-3335 مورخہ 17 نومبر 2009ء آمدہ بورڈ آف ریونیو پنجاب، پابندی عائد ہے بدیں وجہ تبادلہ جات زیر التواء ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز"ب میں تفصیل بیان کی گئی ہے تبادلہ جات پٹواریاں بوجہ پابندی زیر التواء ہیں۔

(د) کچھ پٹواریاں کے زائد از سہ سالہ تعیناتی کی حد تک تو درست ہے مگر نشان دہی / شکایت برخلاف پٹواریاں پر فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2010)

موضع ڈنگہ (گجرات) میں کی گئی غیر قانونی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*4903: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ڈنگہ (ضلع گجرات) میں کھتونی نمبر 2765 تا 10/2906 کے تحت رقبہ تعدادی 2423 کنال ایک مرلہ رجسٹر حقداران زمین سال 20-1919 سے شاملات دیہہ چراگاہ کا اندراج چلا آ رہا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رقبہ کا اب Status تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا Status تبدیل کر کے اب مذکورہ رقبہ کی خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کی جا رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال ڈنگہ (گجرات) کے اہلکاران و افسران کی اس خلاف ضابطہ الاٹمنٹ پر سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کو درخواست دی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے اس خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کو کینسل کرنے کا حکم صادر فرمایا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ای۔ڈی۔او (آر) گجرات نے اس خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کو مورخہ 09-10-12 کو کینسل کر دیا مگر بعد ازاں اپنے ہی آرڈر مورخہ 09-10-22 کو کسی پریشر اور مالی لالچ میں آ کر اسی آفس نے اپنے آرڈر واپس لے لئے؟

(ز) کیا حکومت اس سلسلہ میں ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے اور خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کینسل کروانے اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

نوٹ:۔ سوال کا جواب درج کرنے سے پیشتر یہ وضاحت کرنی ضروری ہے کہ رقبہ زیر بحث اراضی سرکار (State Land) نہ ہے۔ بلکہ شاملات دیہہ ہے جو مالکان دیہہ کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے۔

(الف) یہ درست ہے کہ رجسٹر حقداران زمین (مسل میعادی) سال 11-1910ء کے تحت رقبہ تعدادی 2423 کنال 1 مرلہ کا اندراج خانہ ملکیت میں شاملات دیہہ چلا آ رہا ہے۔ جبکہ

موجودہ رجسٹر حقداران زمین سال 02-2001 کے کھیوٹ نمبر 1017، کھتونی نمبر 2765تا 10 / 2906 خانہ ملکیت میں اندراج آسائش دیہہ چراگاہ درج تھا۔ تاہم جناب ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر صاحب (ریونیو)، گجرات نے مورخہ 03-10-2006 کو موضع ڈنگہ کے ریکارڈ مال کی پڑتال کی اور نوٹ پڑتال میں تحریر کیا کہ آسائش دیہہ چراگاہ کا رقبہ منتقل نہ ہوسکتا ہے۔ نوٹ پڑتال کی ایک کاپی بجانب ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں اس ہدایت کے ساتھ ارسال کی کہ ان قصورواران کے خلاف کارروائی ضابطہ کریں جنھوں نے آسائش دیہہ کا رقبہ منتقل کیا۔

اس پر اس وقت کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں نے اپنی رپورٹ بخدمت جناب ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات ارسال کی اور تحریر کیا کہ مسلحقیت بندوبست سال 11-1910ء سے 61-1960ء تک رقبہ مذکورہ کی بابت اندراج شاملات دیہہ کا چلا آرہا ہے۔ جبکہ سال 65-1964ء بدوں کسی حکم کے اس وقت کے عملہ مال نے اندراج شاملات دیہہ سے تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا تھا۔ لہذا بمطابق اندراج مسلحقیت بندوبست، موجود اندراج آسائش دیہہ چراگاہ کے بجائے شاملات دیہہ بصیغہ صحت اندراج درستگی کی جانی مناسب ہے۔

رپورٹ موصول ہونے پر اس وقت کے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے مورخہ 18-10-2006 کو اندراج کی درستگی کی جا کر شاملات دیہہ کا اندراج کرنے کا حکم دیا۔ اس حکم کے تحت انتقال نمبر 12582 درج ہو کر مورخہ 13-11-2006 کو منظور رہوا۔

(ب) یہ درست نہیں کہ اب اسکا اندراج (Status) تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا گیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رجسٹر حقداران زمین (امسلحقیت) سال 11-1910 سے رجسٹر حقداران زمین سال 61-1960ء تک اندراج شاملات دیہہ قائم رہا جبکہ رجسٹر حقداران زمین 65-1964 میں بلا حکم اور بدوں جواز اندراج اس وقت کے عملہ مال نے شاملات دیہہ سے تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا۔ مابعد سال 2006ء میں (جیسا کہ اوپر تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے) جناب ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے موضع ڈنگہ کے ریکارڈ مال کی پڑتال کرتے ہوئے آسائش دیہہ چراگاہ کے رقبہ کی منتقلی روک دی اور رقبہ منتقل کرنے کے ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی کے لئے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں کو ہدایت کی۔ جن کی رپورٹ موصول ہوئی کہ مذکورہ بالا رقبہ کا اندراج رجسٹر حقداران زمین سال 65-1964ء میں بلا حکم شاملات دیہہ سے آسائش دیہہ چراگاہ تبدیل کر دیا گیا تھا جسکی درستگی

اندراج کا حکم مورخہ 06-10-18 کو ہوا جس کے تحت انتقال نمبر 12582 درج ہو کر مورخہ 06-11-13 کو منظور ہوا اور اندراج کی درستگی کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ اس رقبہ کی الاٹمنٹ کی جارہی ہے۔ جیسا کہ جواب کے آغاز میں یہ وضاحت کردی گئی ہے کہ رقبہ زیر بحث اراضی سرکار State Land نہ ہے بلکہ شاملات دیہہ ہے۔ جس میں اس متعلقہ موضع کے مالکان اراضی ہی برابر بمطابق حصص مالکان ہوتے ہیں اور قبل از تقسیم اراضی مشترکہ ملکیت ہی تصور ہوتی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ میاں امجد محمود (برادر حقیقی MPA صاحب) نے ایک درخواست برائے درستگی اندراج جناب سینئر ممبر صاحب، بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور کو پیش کی جنھوں نے اس پر ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو بمطابق قانون کارروائی کے لئے تحریر کیا۔ اس درخواست پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں سے رپورٹ طلب کی۔ رپورٹ موصول ہونے پر بخدمت جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو ارسال کی کیونکہ سابقہ حکم ان کی ہدایت پر جاری ہوا تھا۔ جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے سابقہ حکم کی نظر ثانی کی اجازت دی۔ سائل نے حقائق اخفاء میں رکھ کر سابقہ حکم کی نظر ثانی کروالی۔ جو کہ خلاف واقعات تھا جس پر حقائق سامنے آنے پر سابقہ حکم مورخہ 2009-10-12 کو واپس لے کر حکم مورخہ 06-10-18 کو بحال رکھتے ہوئے اندراج شاملات دیہہ ہی رکھے جانے کا حکم صادر کیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ جناب سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب میاں امجد محمود (برادر حقیقی MPA صاحب کی درخواست پر Do (Revenue)/To Proceed as per law کا حکم صادر کیا تھا۔ کسی حکم کالعدم کرنے کا تحریر نہ کیا ہے اور نہ ہی شاملات دیہہ کی بابت کوئی حکم صادر فرمایا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز "ہ" کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے۔ میاں امجد محمود (برادر حقیقی MPA صاحب) کی درخواست پر سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بمطابق قانون کارروائی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو تحریر کیا۔ درخواست ہذا پر رپورٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں حاصل کی گئی برائے حصول اجازت نظر ثانی بخدمت جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات ارسال کی کیونکہ سابقہ حکم ان کی ہدایت پر جاری ہوا تھا اور

پیش رو کے حکم کی نظر ثانی کے لئے لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعہ 163 کے تحت اپنے سے سینئر ریونیو آفیسر کی اجازت ضروری ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اپنے ہی حکم کو واپس لیا تو پہلا حکم مورخہ 09-10-12 حقائق کو اخفاء میں رکھ کر جاری کروایا گیا۔ تاہم جب تمام حقائق علم میں آئے تو اپنے حکم پر نظر ثانی کر دی گئی کیونکہ یہ واقعات و حقائق کے برعکس تھا۔ اس معاملے میں کوئی پریشر اور مالی لالچ کو ملحوظ نہ رکھا گیا ہے۔ اراضی زیر بحث State Land نہ ہے بلکہ شاملات دیہہ کی ملکیت ہے اور تقسیم سے قبل، مالکان دیہہ کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے۔

(ز) متعلقہ صوبائی اسمبلی پنجاب ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جون 2010)

میاں چنوں شہر، جی ٹی روڈ کی چوڑائی کم کرنے کی تفصیلات

*4904: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میاں چنوں شہر (ضلع خانیوال) سے گزرنے والی جی ٹی روڈ کی چوڑائی کاغذات میں قیام پاکستان سے قبل سے 110 فٹ چلی آ رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی دورویہ تعمیر کی وجہ سے اس کی چوڑائی محکمہ مال کے اہلکاران و افسران نے دکانداروں سے مل کر 110 فٹ سے کم کر کے 80 فٹ کر دی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی چوڑائی کم کرنے سے اس سڑک کی دورویہ تعمیر کی افادیت ختم ہو جائے گی؟

(د) کیا حکومت متعلقہ محکمہ مال کے سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے اور اس سڑک کی چوڑائی 110 فٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ مطابق شجرہ پارچہ فیلڈ بک بوقت بندوبست سال 1962-63 سڑک کی چوڑائی 110 فٹ تھی۔ نمبر خسرہ 102 نمبر خسرہ 15 نمبر خسرہ 20 نمبر خسرہ 103 کی چوڑائی مطابق فیلڈ بک شجرہ پارچہ 110 فٹ پائی جاتی ہے۔ مگر نمبر خسرہ 1568 جو کہ تھانہ چوک میاں چنوں سے شروع ہو کر جانب غرب ٹی چوک تک محیط ہے اس نمبر خسرہ میں سڑک کی چوڑائی جانب شرق 94 فٹ اور جانب غرب 84 فٹ ہے جو کہ برقبہ

11 کنال 6 مرلے 2 سرساہی پر محیط ہے اس نمبر خسرہ کا رقبہ مطابق جمعبندی سال 1942-43 میں بھی تاحال بدستور 11 کنال 6 مرلے 2 سرساہی چلا آرہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بروئے فیلڈ بک مساوی بندوبست سال 1962-63 سڑک ہذا کی چوڑائی کسی نے کم نہ کی ہے۔

(ج) سڑک کی چوڑائی مطابق ریکارڈ سال 1942-43 تاحال بدستور چلی آرہی ہے۔ کسی نے کمی بیشی نہ کی ہے۔ رقبہ بدستور 11 کنال 6 مرلے 2 سرساہی ہے۔ ثبوت میں نقل رجسٹر حقداران زمین سال 1942-43 اور سال 1952-53 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مطابق ریکارڈ سال 1962-63 محکمہ مال کے اہلکاران نے سڑک کی چوڑائی میں کمی بیشی نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2010)

لاہور۔ قبرستان کے رقبہ کو واگزار کروانے کا مسئلہ

*4972: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع ستوکتلہ قبرستان کی کل اراضی 81 کنال 16 مرلے پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبرستان پر قبضہ مافیا نے قبضہ کر رکھا ہے، کیا حکومت اسے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور قبرستان کا کل رقبہ 79K-15M ہے اور یہ سرکاری زمین نہ ہے۔ بلکہ پرائیویٹ آسائش دیہہ کی ملکیت ہے۔

چونکہ قبرستان کی چاردیواری نہ ہے جس کی وجہ سے لوگ ناجائز قابض ہوئے ہیں۔

(ب) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور موقع پر مندرجہ ذیل لوگ ناجائز قابض ہیں:۔

1۔محمد یونس ولد شاہ محمد کا رقبہ	1K-17M
2۔اصغر علی ولد بسے خاں	0-13
3۔محمد بابر ولد محمد لطیف	0-2

4-شکیل ولد محمد لطیف	0-1-112
5-جاوید مسیح	0-11-113
6-جیرا مسیح وغیرہ	0-13-0
7- محمد اشرف ولد عبدالعزیز	0-11-0
8-یعقوب مبارک پسران صادق	0-10-0
9-منشاؤ ولد اصغر علی	1-6-0
10-ریاست علی	0-0-6
11-شوکت مسیح وغیرہ	1-18-0
کل رقبہ میزان:	8K-1M

قابضین نے پختہ تعمیرات تیار کی ہیں اوران میں رہائش پذیر ہیں۔

ان ناجائز قابضین نے بعدالت محمد آصف سول جج لاہور سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے جس کا مقدمہ نمبری C-5833 مورخہ 25-02-2010 ہے اوراس کی آئندہ تاریخ پیشی 05-07-2010 مقرر ہے۔بعد فیصلہ عدالت ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)

ضلع فیصل آباد/ٹوبہ ٹیک سنگھ، گھوڑی پال سکیم کے تحت اراضی کی الاٹمنٹ

*5040: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھوڑی پال سکیم کے تحت کتنی اراضی الاٹ کی گئی تھی؟

(ب) کتنے اور کس کس الاٹی کو حقوق ملکیت منتقل ہو چکے ہیں اور کس کس الاٹی کو ابھی تک حقوق ملکیت نہیں ملے؟

(ج) کیا حکومت باقی الاٹیز کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) گھوڑی پال سکیم کے تحت ضلع فیصل آباد میں رقبہ بقدر K-21241 الاٹ شدہ ہے تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی رقبہ الاٹ نہ ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں ابھی تک کسی الاٹی کو حقوق ملکیت منتقل نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی ایسی کوئی پالیسی موجود ہے جس کے تحت مالکانہ حقوق دیئے گئے ہوں۔

(ج) جواب جز"ب" میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب16مارچ2010)

فیصل آباد-سرکاری اراضی اور ناجائز قابضین کی تعداد و تفصیل

*5045:خواجہ محمد اسلام: کیاوزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں سرکاری زمین کتنی ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی زمین پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) ان ناجائز قابضین کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

(د) ان ناجائز قابضین سے آج تک تاوان کی کتنی رقم وصول ہوئی اور کن کن کے ذمہ تاوان بقایا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے تاوان کی رقم وصول کرنے اور ان سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی23نومبر2009 تاریخ ترسیل 2جنوری2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل سرکاری اراضی1653A-7K-10M ہے جن چکوک میں واقع ہے تفصیل جھنڈی"الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 5104ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے۔

(ج) ناموں کی تفصیل جھنڈی"ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناجائز قابضین سے مبلغ/-1066928 روپے تاوان وصول کیا گیا ہے اور بقایا ناجائز قابضین کے خلاف تاوان وصولی کی کارروائی جاری ہے۔ تفصیل جھنڈی"ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت ناجائز قابضین سے رقم وصول کر رہی ہے تاہم کالونیز ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفیکیشن مجریہ13 جنوری2010 ناجائز قابضین سے پچھلے بقایاجات وصول کر کے ان کو بولی میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ وہ حکومت کے پٹہ دار بن سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی2010)

ضلع سرگودھا-اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کرنے کی تفصیلات

*5154: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشی کے لائسنس کس کس کے پاس ہیں؟

(ب) کتنے افراد نے یکم جنوری 2009 سے آج تک اشٹام فروشی کے لائسنس کے لئے درخواستیں دیں ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ج) کتنے افراد کو لائسنس جاری کئے گئے ہیں اور کتنے افراد کو ابھی تک لائسنس جاری نہیں ہوئے؟

(د) یکم جنوری 2008 سے آج تک اس ضلع کو کتنی مالیت کے اور کتنی کتنی مالیت کے اشٹام جاری ہوئے؟

(تاریخ وصولی 9 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشوں کی تعداد 261 ہے ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2009ء سے آج تک 39 افراد نے اشٹام فروشی کیلئے درخواستیں دیں جن کے نام ولدیت اور پتہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 11 افراد کو لائسنس جاری ہوئے 28 افراد کو لائسنس جاری نہ ہوئے۔

(د) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر سرگودھا سے تفصیل حاصل کی گئی جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)

ضلع رحیم یار خان، نمبرداری رقبہ الاٹ کرنے کی تفصیلات

*5217: میاں شفیع محمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفیکیشن مورخہ 17-1-06 اور 22-10-07 کے مطابق ہر اہل نمبردار کو صوبائی حکومت کا رقبہ جو زیر بارنہ ہو نمبرداری گرانٹ پر دیا جاتا ہے؟

(ب) نمبردار کی اہلیت کا معیار اور نمبرداری گرانٹ کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا الاٹمنٹ صوبہ کے کتنے اور کون کون سے اضلاع میں نافذ العمل ہے؟

(د) ضلع رحیم یار خان میں اب تک کتنے موضع جات اور چکوک کے نمبر دار اس سکیم سے مستفید ہو رہے ہیں نام مع موضع جات کی تفصیل بتائیں نیز ضلع کے جن نمبر داروں کو یہ الاٹمنٹ نہیں ہوئی، کیا ان کو مطلوبہ معیار پورا کرنے پر حکومت رقبہ الاٹ کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے بروئے نوٹیفکیشن نمبر CV-50/2006-81 مورخہ 2006-01-17 کے تحت فری لیز سکیم میں ہر مستقل نمبر دار کو 00-100 کنال رقبہ نمبر داری گرانٹ بصورت دستیابی کالونی چکوک میں دینے کی پالیسی جاری کی ہے۔

(ب) گرانٹی چک / موضع کا مستقل نمبر دار ہو اور 00-100 کنال رقبہ اسی چک / موضع میں بقایا سرکار ہو اور ہر لحاظ سے پاک وصاف ہو، کسی بھی عدالت سے کوئی حکم امتناعی جاری شدہ نہ ہو۔

(ج) مذکورہ سکیم پنجاب کے تمام اضلاع جہاں رقبہ صوبائی حکومت موجود ہے نافذ العمل ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں اب تک چکوک میں نمبر داری کو فری لیز سکیم کے تحت رقبہ دیا جا چکا ہے انکی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں جن نمبر داران کو تاحال الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے اگر مطابق پالیسی معیار پر پورا اترتے ہیں تو وہ DOR کو اس کیلئے درخواست دے سکتے ہیں تاہم سکیم نافذ العمل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2010)

چک نمبر 43 سرگودھا، کچی آبادیوں کے مالکانہ حقوق کا مسئلہ

*5396: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ النور کالونی اور مدینہ کالونی چک 43 گھسنانوالہ ضلع سرگودھا کے مکین عرصہ سے مذکورہ رہائشی کالونیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونیاں کچی آبادی ایکٹ کی تمام شرائط پر پورا اترتی ہیں اگرہاں توان کواب تک مالکانہ حقوق نہ دینے کی کیاوجوہات ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی30دسمبر2009 تاریخ ترسیل9مارچ2010)

جواب

وزیرمال و کالونیز

(الف) النور کالونی اور مدینہ کالونی چک43 گھسنانوالہ ضلع سرگودھا کوتاحال ڈائریکٹوریٹ جنرل کچی آبادیز لاہور نے باضابطہ طور پر کچی آبادیز کی ڈیکلریشن کانوٹیفیکیشن جاری نہ کیاہے۔اس ضمن میں ڈائریکٹوریٹ کچی آبادیز نے ڈی سی او سرگودھا کو مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے لئے مورخہ20-05-2010کو تحریر کیاہواہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جب ان دونوں کچی آبادیوں کاڈیکلریشن نوٹیفیکیشن جاری ہوجائے گامابعد بورڈآف ریونیو پنجاب یہ جگہ TMA کے نام منتقل کردے گا۔پھر وہاں کے مکین حقوق ملکیت حاصل کرنے کے اہل ہونگے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ کچی آبادیز میں یہ کیس زیر غور ہے اور مکمل معلومات فراہم ہونے پر ڈائریکٹوریٹ فیصلہ کرے گا۔

(تاریخ وصولی جواب24جون2010)

ڈی او(آر) رحیم یار خان کے پاس کیسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5449: محترمہ مائزہ حمید: کیاوزیر مال و کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈی او(آر) رحیم یار خان کے پاس اس وقت کل کتنے کیسز ہیں اور یہ کتنے کتنے عرصہ سے زیر سماعت ہیں؟

(ب) 2008سے آج تک کتنے کیسز پر فیصلے ہوچکے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر التواء ہیں یہ کب تک نمٹا دیئے جائیں گے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری2010 تاریخ ترسیل10مارچ2010)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کی عدالت میں269زیر سماعت ہیں عرصہ بابت رہنے زیر سماعت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2008 سے سابقہ 103 کیسز تھے 2008 سے 31 مارچ 2010 تک 641 نئے کیس دائر ہوئے کل 744 کیس اور ان میں سے 475 کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ 269 کیس ابھی تک زیر سماعت ہیں جن کا فیصلہ جلد کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2010)

قصور موضع ٹھاکرہ میں سرکاری زمین، قابضین سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*5539: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع ٹھاکرہ تحصیل و ضلع قصور کا کل رقبہ زرعی کتنا ہے؟

(ب) اس میں سرکاری رقبہ کتنا ہے؟

(ج) کھتونی نمبر 49،42،9،922،94،78 کا تقریباً 900 ایکڑ رقبہ ریکارڈ کے مطابق کس کی ملکیت ہے؟

(د) 900 ایکڑ رقبہ مطابق ریکارڈ کس کا ہے؟

(ہ) موقع پر کس کا کتنے عرصہ سے قبضہ ہے نام اور ولدیت بیان فرمائیں، ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) موضع ٹھاکرہ میں کل زرعی رقبہ 227 ایکڑ ہے۔

(ب) اس موضع میں سرکاری رقبہ 25 ایکڑ ہے۔

(ج) کھتونی نمبر 9،42،49،78 کا کل رقبہ 97 کنال 14 مرلے ہے جبکہ کھتونی نمبر 94 اور 922 ندارد ہیں۔ مذکورہ رقبہ میں 67 کنال 9 مرلے نجی مالکان کی ملکیت ہے اور 30 کنال 5 مرلے غیر ممکن سڑک ملکیتی صوبائی حکومت ہے۔

(د) موضع ٹھاکرہ میں اتنی مقدار میں کوئی رقبہ نہ ہے۔

(ہ) کوئی سرکاری رقبہ مذکورہ ممبران میں کسی کے زیر قبضہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)

ضلع رحیم یار خان، لینڈ ریکارڈ کمپیو ٹرائز کرنے کی تفصیلات

*5543: میاں شفیع محمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبہ بھر میں لینڈ ریکارڈ کمپیو ٹرائز کرنے کے منصوبہ کا آغاز کیا تھا؟

(ب) مذکورہ منصوبہ اب تک کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے ؟

(ج) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کا کتنا لینڈ ریکارڈ کمپیو ٹرائز کیا جا چکا ہے ؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبے کے 18 اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کمپیو ٹرائز کرنے کا منصوبہ سال 2007 میں ورلڈ بینک کے تعاون سے شروع کیا گیا تھا- تاہم تکنیکی وجوہات کی بنا پر اولین سالوں میں یہ منصوبہ کسی ضلع میں شروع نہ ہو سکا- منصوبے کا دائرہ اب صوبے کے تمام اضلاع پر پھیلا دیا گیا ہے- اس توسیع شدہ منصوبے کی منظوری 20-08-2009 کو دی گئی-

(ب) متذکرہ بالا منصوبے کو تجرباتی بنیادوں پر پہلے تین اضلاع میں شروع کیا جا رہا ہے جو درج ذیل ہیں:-

1- لاہور

2- لودھراں

3- حافظ آباد

(ج) رحیم یار خان کے کل 1150 مواضعات کے ریکارڈ میں سے 566 مواضعات کا ریکارڈ مکمل طور پر اور 259 مواضعات کا ریکارڈ جزوی طور پر تجرباتی بنیاد پر کمپیو ٹرائز کیا گیا تھا- تاہم سافٹ ویئر کے مسائل کی بنا پر یہ استعمال نہیں کیا جا سکا- اب اسی کمپیو ٹرائز شدہ ریکارڈ کے استعمال کے لئے طریقہ کار وضع کیا جا رہا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2010)

ضلع گوجرانوالا میں پٹواریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***5563**: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی پڑی ہیں، کتنے پٹواریوں کے پاس ایڈیشنل چارج ہے؟

(ج) کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(ہ) یکم جنوری 2009 سے آج تک اس ضلع میں کتنے پٹواریوں کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کام کرنے والے پٹواریوں کی تعداد 232

(ب) 1) ضلع گوجرانوالہ کی 5 تحصیلوں میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں 266

11) ضلع گوجرانوالہ میں پٹواریوں کی خالی اسامیاں 34

111) ضلع گوجرانوالہ میں جتنے پٹواریوں کے پاس ایڈیشنل چارج ہے۔ 52

(ج) (الف) ضلع گوجرانوالہ میں درج ذیل 11 پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی چل رہی ہے:-

1-عبدالمنان پٹواری تحصیل صدر گوجرانوالہ کے خلاف موضع تھیڑی سانسی ضلع گوجرانوالہ میں واقع رقبہ کا انتقال نمبر 3379 غیر قانونی طور پر سب رجسٹرار صدر لاہور سے تصدیق شدہ رجسٹری نمبری 4134 مورخہ 5-5-1994 کی رو سے درج کرنے کے الزام کے تحت محکمانہ انکوائری زیر کارروائی ہے۔

2-محمد امین سابقہ پٹواری حلقہ گوجرانوالہ زرعی نے محمد اعظم ولد محمد منیر کے ملکیتی رقبہ کی فردات ملکیت دیگر افراد کو جاری کیں۔ رقبہ گوہر علی کے نام منتقل ہو گیا۔ اس الزام کے تحت اس پٹواری کے

خلاف مقدمہ نمبر 668 مورخہ 17-10-2009 زیر دفعہ 468/420-471 ت پ درج ہوااور محکمانہ انکوائری بھی زیر کارروائی ہے۔

3-محمد اعظم سابقہ پٹواری حلقہ کھیالی شاہ پور کے خلاف مندرجہ ذیل الزامات کے تحت محکمانہ انکوائری زیر کارروائی ہے۔

I) کہ اس نے موضع پپلی گوراہیہ کا رجسٹر گرداوری دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مجاز اتھارٹی کو رپورٹ بھجوانے کی بجائے از خود نیا رجسٹر گرداوری تیار کیا۔

II) رجسٹر گرداوری موضع کھیالی شاہ پور کے خانہ ملکیت میں درج نمبران خسرہ 1736-1737 کی جمع بندی کے ساتھ مطابقت نہ تھی اس کے علاوہ مختلف خسرہ نمبران کا رقبہ بھی جمعبندی کے رقبہ کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا تھا۔

III) اس موضع کھیالی شاہ پور کی گرداوری نہ کی جو دوران پڑتال نامکمل رجسٹر گرداوری سے عیاں ہوا اور موقع ملاحظہ سے چیک کیا گیا۔ اس کے علاوہ رجسٹر گرداوری میں غلط اندراج کیا گیا۔

IV) اس نے موضع پپلی والہ کی گرداوری کے متعلق رجوع نہ کیا۔

V) اس نے جن گرداوریوں کا روزنامچہ واقعاتی میں اندارج کیا وہ غلط اور نامکمل تھیں۔

4-محمد جاوید پٹواری (حلقہ کوٹ قاضی) کو گندم کی خریداری کے سلسلہ میں زمینداروں کی فہرست میں غلط نام درج کرنے کے الزامات ثابت ہونے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔

5-جبار احمد پٹواری (حلقہ سابقہ کامونکی) کے خلاف غلط فرد جاری کرنے کے الزام پر انکوائری ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (جنرل) گوجرانوالہ کے پاس زیر سماعت ہے۔

6- مسکین علی پٹواری (حلقہ ڈھولن) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی زیر سماعت ہے۔

7-شہزادہ آصف پٹواری (حلقہ سابقہ منڈیالہ پونانچ) کے خلاف گل نواز کی درخواست پر رشوت لینے کے الزام میں انکوائری ریونیو آفیسر حلقہ واہنڈو کے پاس زیر سماعت ہے۔

8-ارشاد احمد پٹواری (حلقہ سموں والا) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی 5 سال کی سروس اور 5 سال کی سالانہ ترقیاں ضبط کی گئیں۔

9-شوکت علی پٹواری (حلقہ گلو کی) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی ایک سال کی سروس اور ایک سال کی سالانہ ترقی ضبط کی۔

10-اخلاق احمد پٹواری (حلقہ چنڈالہ) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی ایک سال کی سروس اور ایک سال کی سالانہ ترقی ضبط کی گئی۔

11-افتخار احمد پٹواری (حلقہ پل شاہدولہ) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی ایک سال کی سروس اور ایک سال کی سالانہ ترقی ضبط کی گئی۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں درج ذیل 2 پٹواریوں کے خلاف قانونی کارروائی چل رہی ہے۔:-

1-محمد امین پٹواری حلقہ گوجرانوالہ زرعی کے خلاف سائل محمد اعظم ولد محمد منیر قوم شیخ ساکن مدنی محلہ گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی درخواست پر مقدمہ نمبر 668 مورخہ 2009-10-7 بجرم 471/468/420 ت پ تھانہ سول لائن گوجرانوالہ میں درج رجسٹر ہوا کہ سائل موضع کنگنی والا مالک اراضی تھا جس نے پٹواری کو کہا میرے بغیر فرد جاری نہ کی جائے تاہم پٹواری مذکورہ کے فردات جاری کرنے کی وجہ سے سائل کا رقبہ محمد نواز بھنڈر وغیرہ نے ملی بھگت کر کے اپنے بیٹے گوہر علی کے نام کروالیا۔

2- (1) محمد اعظم پٹواری کھیالی شاہپور کے خلاف الزام ہے کہ موضع پپلی والا کا رجسٹر گرداوری دستیاب نہ تھا اور مذکورہ رجسٹر کے گم ہونے کی بابت مجاز اتھارٹی کو رپورٹ نہ کی گئی تھی تاہم ایک نیا رجسٹر گرداوری تیار کر رہا تھا۔

(11) رجسٹر گرداوری موضع کھیالی شاہپور کے خانہ ملکیت میں خسرہ نمبران 1737-1736 کی جمعبندی کے ساتھ مطابقت نہ تھی اس کے علاوہ مختلف خسرہ نمبران کا رقبہ بھی جمعبندی کے رقبہ کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا تھا۔

(111) موضع کھیالی شاہپور کی گرداوری نہ کی گئی ہے جو نامکمل رجسٹر سے عیاں ہوا ہے اور موقع ملاحظہ سے چیک کیا گیا ہے رجسٹر گرداوری میں غلط اندراج کیا گیا ہے۔

(iv) موضع پپلی والا کی گرداوری کے متعلق رجوع نہ کیا گیا ہے۔ جن گرداوریوں کا روزنامچہ واقعاتی میں اندراج کیا گیا ہے وہ غلط اور نامکمل ہیں۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2009 سے جو پٹواری بھرتی ہوئے، ان کے نام اور گریڈ:-

نام	گریڈ
1-محمد شفیق ولد قطب دین، سکنہ نوشہرہ ورکاں	9
2-آصف اقبال ولد محمد صادق سکنہ غیبی تحصیل نوشہرہ ورکاں	9
3-سید محسن عباس ولد سید سجاد حسین سکنہ وزیرآباد	9

(تاریخ وصولی جواب یکم اکتوبر 2010)

ضلع گوجرانوالہ میں نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5564: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر کون کون سے افراد کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کتنے ملازمین تین یا اس سے بھی زائد عرصہ سے اسی ضلع میں کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں خالی اسامیاں جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں تحصیلدار کی 5 اور نائب تحصیلدار کی 16 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ اس وقت صرف نائب تحصیلدار کی 3 اسامیاں خالی ہیں جو کہ مورخہ 2007-12-10، 2010-01-30 اور 2010-03-02 سے خالی ہیں۔

(ب) تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی اسامیوں پر تعینات اہلکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ تحصیلداران

نام	عہدہ / جائے تعیناتی	گریڈ
جاوید سرور	تحصیلدار سٹی گوجرانوالہ	16
رانا محمد جمیل	تحصیلدار صدر گوجرانوالہ	16
فرخ رضا	تحصیلدار کامونکی	16
جاوید اقبال	تحصیلدار نوشہرہ ورکاں	16
محمود احمد بھٹی	تحصیلدار وزیرآباد	16

(2) نائب تحصیلداران

نام	عہدہ / جائے تعیناتی	گریڈ
محمد عباس چیمہ	نائب تحصیلدار آفس گوجرانوالہ	14
شرجیل پرویز فاروقی	نائب تحصیلدار سٹی گوجرانوالہ	14
محمد منشاء چیمہ	نائب تحصیلدار (صدر) گوجرانوالہ	14
میاں محمد نذیر	نائب تحصیلدار (صدر) گوجرانوالہ	14
مہربان علی	نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں	14
محمد رفیق	نائب تحصیلدار کامونکی	14
محمد اکرم	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
محمد اکبر	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
محمد ارشد وڑائچ	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
محمد مظہر اقبال	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
عثمان غنی	نائب تحصیلدار (زیرتربیت)	14
ہمایوں خالد	نائب تحصیلدار (زیرتربیت)	14
محمد سرفراز	نائب تحصیلدار (زیرتربیت)	14

(ج)

نام تحصیلدار / نائب تحصیلدار	ضلع گوجرانوالہ میں تعیناتی تاریخ
رانا محمد جمیل تحصیلدار صدر گوجرانوالہ	14-12-2005
محمد عباس چیمہ نائب تحصیلدار آفس گوجرانوالہ	28-03-2006
شرجیل پرویز فاروقی، نائب تحصیلدار سٹی گوجرانوالہ	20-09-2004
منشاء چیمہ نائب تحصیلدار صدر گوجرانوالہ	22-02-2003
میاں محمد نذیر نائب تحصیلدار (صدر گوجرانوالہ)	01-07-1999
مہربان علی نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں	20-04-2002

29-10-2002	محمد رفیق نائب تحصیلدار کاموںکی
09-07-2001	محمد اکبر نائب تحصیلدار وزیر آباد
18-01-2001	محمد اکرم نائب تحصیلدار وزیر آباد
24-10-2001	مظہر اقبال نائب تحصیلدار وزیر آباد
20-11-2005	محمد ارشد وڑائچ نائب تحصیلدار وزیر آباد

(د) نائب تحصیلدار کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے مجاز اتھارٹی کام کر رہی ہے اور پروموشن کیس زیر کارروائی ہے خالی اسامیاں جلد پر کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جون 2010)

لاہور کی حدود میں قائم ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی بے قاعدگیاں

*5649: انجینیر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی حدود میں واقع نجی ہاؤسنگ سوسائٹیاں زمین کی ٹرانسفر کی مد میں تمام فیس خود وصول کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نجی سوسائٹیاں تمام رقم خود وصول کر کے پلاٹوں کی ٹرانسفر کی مد میں سرکاری خزانے میں کوئی رقم جمع نہیں کرواتیں اور اس طرح سرکاری خزانے کو بھاری نقصان ہوتا ہے؟

(ج) کیا پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں پلاٹوں کی ٹرانسفر کروانے والوں کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ دو فیصد سٹمپ ڈیوٹی سرکاری خزانے میں جمع کروائے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز، ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہاؤسنگ سوسائٹیز ڈیپارٹمنٹل ہاؤسنگ کالونیز و دیگر نجی رہائشی سوسائٹیز تمام ٹرانسفرز پر دو فیصد سٹیمپ ڈیوٹی وصول کر رہی ہیں جو کہ خزانہ حکومت پنجاب کے جاری کردہ اکاؤنٹ نمبر BO2720 میں جمع کروا رہی ہیں۔ البتہ چند ایک نجی ہاؤسنگ سوسائٹیاں خرید و فروخت بذریعہ رجسٹری منتقلی کر رہی ہیں۔

بورڈآف ریونیو کی جانب سے تشکیل شدہ اسپیشل انسپکشن ٹیمز (Special Inspection Teams)ان کاآڈٹ کرتی ہیں اور خورد برد کی صورت میں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔مزید یہ کہ بورڈآف ریونیو کی جانب سے تشکیل شدہ اسپیشل انسپکشن ٹیمز(Special Inspection Teams)ان کاآڈٹ کرتی ہیں اور خورد برد کی صورت میں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے بذریعہ فنانس ایکٹ 2008سٹیمپ ایکٹ 1899کے ترمیمی شیڈول-1،آرٹیکل 63-A کے تحت ڈویلپمنٹ ہاؤسنگ اتھارٹی، کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کمپنی اورڈویلپرز کی پراپرٹی کی ٹرانسفر پر دوفیصد سٹیمپ ڈیوٹی مورخہ 01-07-2008سے نافذ کی گئی ہے۔

پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی میں پلاٹوں کی ٹرانسفر کروانے والوں پر لازم ہے کہ وہ سرکاری خزانے میں دوفیصد کے حساب سے سٹیمپ ڈیوٹی جمع کروائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 ستمبر 2010)

لاہور — مقصود احمد ملک

3اکتوبر 2010 — سیکرٹری